Pathway to Ilm

Islamic Lifestyle & Motivation

PATHWAY TO ILM

ماہانہ نیوز لیٹر

شمارہ نمبر 15 | ربیع الأول 1447 / ستمبر 2025

رَبِیعُ الْأَوَّل کے مہینے اور اس کی اہمیت کے بارے میں جاننے کے لیے ہماری نیوز لیٹر کے شمارہ نمبر 3 کو ہماری ویب سائٹ پر دیکھیں:
https://pathwaytoilm.info/pathway-to-ilm-september-newsletter-urdu-issue-3/

اپنے وعدے کے سچے

سیدنا عبداللہ بن ابی حمسا رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں:

بعثتِ نبوی ﷺ سے پہلے ایک مرتبہ میرا آپ ﷺ کے ساتھ کاروباری لین دین ہوا۔ کچھ رقم باقی رہ گئی تھی جو مجھے ادا کرنی تھی۔ میں نے وعدہ کیا کہ ابھی جاتا ہوں اور لے کر واپس آتا ہوں۔ لیکن جاتے ہی بالکل بھول گیا۔ تین دن کے بعد اچانک یاد آیا تو فوراً دوڑا اور طے شدہ مقام پر پہنچا۔ کیا دیکھتا ہوں کہ حضور ﷺ اب بھی وہیں تشریف فرما ہیں! آپ ﷺ نے فرمایا: "جوان! تم نے مجھے سخت مشقت میں ڈال دیا۔ میں تین دن سے تمہارا انتظار کر رہا ہوں۔" (سنن ابی داوٗد)

یہ واقعہ حضور ﷺ کی راست گوئی اور وعدے کی پابندی کا روشن ثبوت ہے۔ آپ ﷺ نے ایک مرتبہ جو بات کہہ دی، اس پر ایسے قائم رہے کہ تین دن تک انتظار فرمایا، حالانکہ تاخیر آپ کی طرف سے نہیں تھی۔ یہ ہمیں بتاتا ہے کہ اسلام کس قدر بلند معیار کی سچائی اور دیانت داری کی تعلیم دیتا ہے۔

ہماری اپنی زندگیوں میں وعدے اکثر بہت سرسری انداز میں کیے جاتے ہیں—کاروبار ہو یا ملازمت، دوستوں سے ملاقات ہو یا گھریلو معاملات۔ بسا اوقات لوگ وعدہ کر کے بھول جاتے ہیں یا بغیر سوچے بدل لیتے ہیں، اور دوسرے کو پریشانی میں ڈال دیتے ہیں۔ لیکن اسلام ہمیں سکھاتا ہے کہ ایک مسلمان کا قول اور وعدہ معتبر ہونا چاہیے۔ اگر ہم کسی کو وقت دیں، کسی کام کی ذمہ داری لیں یا کوئی خدمت پیش کرنے کا وعدہ کریں تو ہمیں اپنی پوری کوشش کرنی چاہیے کہ اس کو پورا کریں۔

اگر کبھی مجبوری یا رکاوٹ پیش آجائے اور وعدہ پورا نہ ہو سکے تو کم از کم دوسرے کو اطلاع دینا اور معذرت کرنا لازم ہے، تاکہ وہ بے وجہ تکلیف میں نہ پڑے۔ بصورتِ دیگر یہ بد اخلاقی بھی ہے اور گناہ بھی، جس کا حساب اللہ کے حضور دینا ہوگا۔ اگر کبھی غیر متوقع حالات کی وجہ سے وعدہ پورا نہ ہو سکے تو بہتر یہ ہے کہ بروقت دوسرے کو خبر دے دی جائے، معذرت کر لی جائے اور اسے کسی مشکل میں نہ ڈالا جائے۔ ایسا نہ کرنا بد اخلاقی بھی ہے اور اللہ کے سامنے گناہ کا سبب بھی بنتا ہے۔

مؤمن کی شان یہ ہے کہ وہ اپنے قول و قرار میں سچا اور بھروسے کے قابل ہو۔ اگر انجانے میں وعدہ ٹوٹ جائے تو اللہ سے توبہ و استغفار کرے اور متعلقہ شخص سے معافی مانگے۔ اگرچہ ایسا کرنا بذاتِ خود گناہ نہیں، لیکن اگر غفلت اور لاپرواہی کی وجہ سے ہو تو یہ سخت ناپسندیدہ ہے۔ ایک بہترین طریقہ یہ ہے کہ وعدہ کرتے وقت ''اِن شاء اللہ'' کہا جائے، مگر اس کے باوجود وعدہ پورا کرنے کی بھرپور کوشش کرنا ضروری ہے، خاص طور پر جب دوسرا فریق اس پر اعتماد کر رہا ہو۔ وعدے کی پاسداری انسان کو با اعتماد اور معتبر بناتی ہے اور تعلقات کو مضبوط کرتی ہے۔ قرآن میں بھی ارشاد ہے:

"اور ہر عہد کو پورا کرو، بے شک عہد کے بارے میں پوچھا جائے گا" (الاِسراء 17:34)۔

جنت میں داخل ہونے کے 100 راستے

71
بدفالی نہ نکالنے والا

72
عدل کرنے والا بادشاہ

73
تنہائی میں اللہ جلالہ کو یاد کر کے رونے والا شخص

74
اَوَّاب یعنی اللہ کی طرف رجوع کرنے والا

75
حفیظ یعنی اپنے آپ کو تمام گناہوں سے بچانے والا

حوالہ: جنت کے سو راستے از ڈاکٹر شبیر احمد

حضرت سعد بن ابی وقاص اور حضرت خالد بن سعید کا اسلام قبول کرنا

حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ اسلام قبول کرنے سے چند دن پہلے مجھے ایک خواب دکھایا گیا۔ میں اندھیروں میں بھٹک رہا تھا کہ اچانک ایک روشن چاند نمودار ہوا جس نے مجھے راستہ دکھایا۔ میں اس روشنی کے پیچھے چلا تو دیکھا کہ زید بن حارثہ، علی اور ابوبکر رضی اللہ عنہم پہلے ہی وہاں موجود ہیں۔

صبح اٹھ کر میں رسول اللہ ﷺ کے پاس آیا اور آپ ﷺ سے آپ کی دعوت کے بارے میں پوچھا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: "میں تمہیں اللہ کی وحدانیت کی طرف بلاتا ہوں اور اس بات کی گواہی دینے کو کہ میں اللہ کا رسول ہوں۔" حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے فوراً ایمان لاتے ہوئے کہا: "میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور محمد ﷺ اس کے رسول ہیں۔"

اسی طرح حضرت خالد بن سعید بن العاص رضی اللہ عنہ ابتدائی مسلمانوں میں سے تھے۔چوتھے یا پانچویں جنہوں نے اسلام قبول کیا۔ ان کا آغاز بھی ایک عجیب خواب سے ہوا۔ وہ دیکھتے ہیں کہ وہ آگ کے دہانے پر کھڑے ہیں اور ان کے والد انہیں دھکیل رہے ہیں، اتنے میں رسول اللہ ﷺ آتے ہیں، ان کا ہاتھ پکڑ کر آگ سے بچا لیتے ہیں۔ حضرت خالد رضی اللہ عنہ بیدار ہوتے ہی کہنے لگے: "اللہ کی قسم! یہ خواب سچا ہے۔" وہ سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ کے پاس گئے۔ انہوں نے فرمایا: "اللہ تمہارے لئے بھلائی چاہتا ہے۔ یہ اللہ کے رسول ہیں، ان کی پیروی کرو، اسلام تمہیں آگ سے بچا لے گا۔" یوں خالد رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ کے پاس گئے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: "میں تمہیں صرف اللہ کی عبادت کی طرف بلاتا ہوں، جس کا کوئی شریک نہیں، اور اس بات کی گواہی دینے کو کہ میں اس کا بندہ اور رسول ہوں۔ ان بتوں کو چھوڑ دو جو نہ نفع دیتے ہیں نہ نقصان۔" حضرت خالد رضی اللہ عنہ نے فوراً کلمہ پڑھ لیا۔ جب ان کے والد کو خبر ہوئی تو سخت غصے میں آئے۔ ان کے سر پر لاٹھی توڑی اور کہا: "تم محمد کی پیروی کرتے ہو جو ہماری قوم کی مخالفت کرتا ہے اور ہمارے خداؤں کو برا کہتا ہے!"

حضرت خالد رضی اللہ عنہ نے جواب دیا: "اللہ کی قسم! وہ سچے ہیں۔" ان کے والد نے انہیں گھر سے نکال دیا، خرچ بند کر دیا اور خاندان کو بھی تعلق توڑنے کا حکم دیا۔ مگر حضرت خالد رضی اللہ عنہ نے کہا: "اگر تم میرا رزق روک دو گے تو میرا رب مجھے رزق دے گا۔" یوں وہ اپنے خاندان سے محروم ہوئے مگر رسول اللہ ﷺ کی قربت انہیں نصیب ہوئی۔ آپ ﷺ ہمیشہ انہیں عزت اور محبت سے نوازتے۔ حضرت خالد رضی اللہ عنہ کہا کرتے تھے کہ اصل عزت اللہ اور اس کے رسول ﷺ کے ساتھ ہے، کفر تو صرف ذلت لاتا ہے۔

ان کے والد بیماری کی حالت میں بھی یہ کہہ رہے تھے: "اگر میں صحت یاب ہو گیا تو مکہ میں محمد کے خدا کی عبادت نہ ہونے دوں گا۔" حضرت خالد رضی اللہ عنہ نے دعا کی: "اے اللہ! انہیں اس بیماری سے نہ اٹھانا۔" چنانچہ وہ اسی حالت میں مر گئے، اسلام کو قبول کیے بغیر۔

حضرت خالد بن سعید رضی اللہ عنہ ان اوائل اہلِ ایمان میں شامل ہوئے جنہوں نے اسلام کے لئے خاندان، مال اور آرام سب کچھ قربان کیا اور صبر و استقامت کی روشن مثال بنے۔

حوالہ:

سیرت المصطفیٰؐ از محمد ادریس کاندھلویؒ (صفحہ 52-51)

کیا آپ جانتے ہیں؟

صحابہ کرام کے ناموں کے بعد اکثر یہ جملہ پڑھا جاتا ہے: ﴿رضی اللہ عنہ﴾ (اللہ ان سے راضی ہوا)۔ اس کا صیغہ جنس اور تعداد کے لحاظ سے بدلتا ہے:

- ﴿رضی اللہ عنہ﴾ : ایک مرد صحابی کے لئے
- ﴿رضی اللہ عنہا﴾: ایک خاتون صحابیہ کے لئے
- ﴿رضی اللہ عنہما﴾ : دو صحابہ کے لئے (چاہے دونوں مرد ہوں، دونوں عورتیں ہوں یا ایک مرد اور ایک عورت)
- ﴿رضی اللہ عنہم﴾ : مرد صحابہ کے گروہ کے لئے
- ﴿رضی اللہ عنہنّ﴾ : خواتین صحابیات کے گروہ کے لئے

ہمارے پہلے شائع شدہ مضامین اور نیوز لیٹر کے لئے ہماری ویب سائٹ پر تشریف لائیں اور مندرجہ ذیل لنک کو دبائیں:

www.pathwaytoilm.info